داخلی صورت حال کے ساتھ ساتھ ملک کی سرحدی صورت حال بھی اطمینان بخش نہیں۔ اطلاعات کے مطابق کھوٹہ سیکٹر میں بھارت نے ایک ماہ میں بیس میزائل داغے ہیں اور دیگر کئی سرحدی علاقوں میں فائرنگ بھی کی ہے۔ افغانستان سے دوستی و محبت کا رشتہ مجروح ہو چکا ہے اور باہمی اعتماد کی فضا قائم نہیں رہی۔ حکومت کی خارجہ پالیسی بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ہم نئے دوست بنانے کے بجائے اپنے پرانے دوست ممالک کو ناراض کر چکے ہیں۔

ان حالات میں ہمیں حکومت سے کوئی مطالبہ نہیں کرنا۔ اس لئے کہ یہ سب کچھ حکومت کی خواہش اور پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔ جس طرح مارشل لاء حکومت سے جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ کرنا حماقت اور جہالت ہے بالکل اسی طرح لادین، فاشسٹ اور غیرت و حمیت سے محروم حکمرانوں سے نفاذ اسلام اور امن کی بحالی کا مطالبہ کرنا بھی سراسر حماقت ہے۔ ہاں! ہم اپنی قوم سے یہ مطالبہ ضرور کریں گے کہ وہ غفلت کی نیند سے جاگیں۔ اپنے اور وطن کے دشمنوں کو پہچانیں اور یقین کر لیں کہ ان مسائل کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے اپنے ماحول میں اسلام نافذ کریں اور اس قوت کے ساتھ نافذ کریں کہ دشمن آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اسلام جو امن و سلامتی کا پیغام ہے اسی کو اپنا کر ہم امن بحال کر سکتے ہیں۔ معاشی، سیاسی استحکام حاصل کر سکتے ہیں اور ملک بچا سکتے ہیں۔

حکیم غلام نبی امرتسری

بدمعاش

ایک بیگم نیم عریاں برسر بازار فاش
کہہ رہی تھیں اک جواں کو "بے حیا و بد معاش"
راہ چلتی عورتوں کو گھورتا پھرتا ہے تو
گوہر عزت شرافت کر رہا ہے پاش پاش
سن کے وہ بولا ادب سے ہو خطا میری معاف
دعوت نظارہ خود دیتا ہے حسن جلوہ پاش
آبروئے حسن کا دریا بہا کر راہ میں
مجھ سے فرماتی ہو "دامن تر مکن ہشیار باش"

سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ
ترتیب وانتخاب: احمد معاویہ

نبیؐ و جانثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جاتے تو آپ وہاں کھڑے ہوتے تھے جہاں موت کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی ہمیں اس وقت معلوم ہوتا تھا کہ آپ کتنے شجاع اور بہادر ہیں۔ اور جب جنگ ہوتی تو ہم آپ کی پناہ میں کھڑے ہوتے تھے۔ کُنّا نَلُوذُ بِہٖ (ہم آپ کی پناہ لیا کرتے تھے) کہ جب آپ نقل حرکت فرمائیں گے تو پھر ہم بھی حرکت کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کوئی وار کر بیٹھیں؟ اور پھر سنبھال نہ سکیں، ہمارا از خود حوصلہ نہیں ہوتا تھا کہ صفوں کو چیر کر فرنٹ پر پہنچ کر کافروں پر حملہ کریں۔ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر بزدل، بہادر بن جاتے تھے۔ بہادروں کے دل، پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہو جاتے تھے مثلاً شوال ۳ھ میں ابوسفیانؓ اور امیر معاویہؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے، حضرت معاویہ کے بڑے بھائی حضرت یزید الخیر الفیاضؓ اور بی بی ھندہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مشہور ہے کہ غزوۂ احد میں تقریباً دو، ڈھائی ہزار کفار کا لشکر تھا تو بی بی ہندہ نے اپنے ساتھ مکہ کی عورتوں کو لیا اور پھر کھڑی ہو کر ایک جنگی رجز اور وجد آور ٹپا پڑھا۔ قریشی عورتیں، عرب کی بہادر عورتیں تھیں جن کا دودھ پی کر حضرت خالد بن ولید جیسے سیف اللہ پیدا ہوئے۔ وہ آج کی عورتیں نہیں تھیں۔ وہ آنکھوں کے سامنے خون بہتا دیکھتی تھیں۔ لاشوں کو گاجر مولی کی طرح کٹتا دیکھتی تھیں۔ وہ بچے چھوڑ کر آئی تھیں۔ قریش کی عورتیں، ابوجہل کی بیوی، بہن، بیٹی، بہو اور تمام سرداروں کی بہو بیٹیاں آئیں اور بی بی ہندہ قائد تھیں اور یہ ٹپا پڑھ رہی تھیں۔

نَحنُ بنَاتُ الطّارِق۔ نَمشِی علیٰ النّمَارِق
اِن تُقلبُو نُعَانِق۔ اَوتُدبِرُوا نُفَارِق

ہم کون ہیں؟ ہم زمین پر رہنے والی نہیں عزوجد کے لحاظ سے ہم ستاروں کی بیٹیاں ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم دنیاوی حیثیت سے ذلیل اور کمزور ہیں۔ اگر تو تم نے دشمن سے بڈبھیڑ کی، سینہ کے سامنے سینہ کر کے جنگ لڑی تو ہم تم کو گلے لگالیں گی۔ بھائی کو بہن، خاوند کو بیوی اور بیٹے کو ماں گلے لگالے گی۔ اور اگر تم نے پیٹھ پھیری، تو ہم میں سے ہر عورت اپنے رشتہ داروں سے جدا ہو جائے گی۔ اور ہر بیوی اپنے خاوند سے طلاق لے کر قیامت تک کے لئے تمہیں رسوا کر دے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں اس عالم میں کہ کفار کا یہ حال ہے پھر محمد کے ساتھیوں کا کیا حال ہونا چاہیئے؟ کفار کے اس حال کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ کو غیرت آئی جب سعد ابن ابی وقاص کے اس وقت کے کافر بھائی

عتبہ ابن ابی وقاص نے آپ ﷺ کے چہرہ پر پتھر مارا اور آپ ﷺ کے اوپر کے دندان مبارک کا کنارہ شہید ہوا اور جب مکہ کے مشہور پہلوان کافر و مشرک اور خبیث و بد بخت ابن قمیہ نے تلوار سے وار کیا تو "خود" لوہے کی ٹوپی پر تلوار پڑی تو اس کی کڑیاں رخسار مبارک پر گڑ گئیں اور آپ کا پاک خون بہا۔ اندازہ کیجئے حضور ﷺ پر یہ وقت آگیا تو آپ نے فرمایا۔ مَن یَشرِی لَنَا نَفسَہ۔

اس گھڑی میں کون ایسا جواں مرد ہے جو ہمارے لئے اپنی جان کا خدا سے سودا کر لے۔"؟

آپ کا یہ رقت آمیز اور بے تاب کر دینے والا فرمان سنتے ہی اسی وقت سات انصاری صحابیؓ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ نحن۔ یا رسول اللہ۔

یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے لئے جانیں فروخت کر کے آپ پر قربان ہوں گے۔

حضرت زیاد ابن سکن۔ انصاریؓ بھی انہی سات صحابہ میں شامل و موجود تھے۔ حضور کے سامنے پرا جما کر کھڑے ہو گئے۔ نیزوں کی بارش آتی تھی، تلواروں کے وار ہوتے تھے اور یہ لوگ سینے کھول کر سب قبول کرتے تھے اور ایک ایک کر کے گرتے جا رہے تھے اور یوں تھوڑی دیر کے اندر اندر ساتوں انصاری صحابہ نبی کریم ﷺ پر قربان ہو گئے۔ لیلیٰ و مجنوں اور وامق و عذرا کی سراسر فسق محبت، ان سراپا صدق عُشاقِ رسول ﷺ کی جوتی کی نوک پر قربان۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد و وعدہ اور قول و قرار ایسی نرالی اداء اور نوکھی شانِ فدائیت کے ساتھ پورا کر کے دکھا دیا جسکی مثال چشم ملائکہ نے بھی شاید ہی کبھی دیکھی ہو گی۔ ان شہداء سبعہ۔ میں حضرت زیاد ابن سکن انصاریؓ کی شہادت اپنے انداز عشق و فداکاری میں بے شمار شہداء صحابہ سے اس طرح بھی مزید بے مثال و لازوال اور معیار و یادگار محب رسول ﷺ بن گئی کہ جب یہ زخم کھا گئے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دیکھ کر دوسرے قریبی اور محافظ صحابہ سے فرمایا کہ۔

ادنومنی! فادنوہ منہ فوسدہ قدمہ۔ فمات وخدہ علی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابن ہشام ج نمبر۳، ص۱۵۷، عیون الاثر ج نمبر۲، ص۲۰ طبع جدید ثالث ۱۴۰۲ھ۔ ۱۹۸۲ء دارالافاق الجدیدہ بیروت لبنان۔

اسے میرے پاس لے آؤ تو صحابہ نے انہیں اٹھا کر آپ ﷺ کے قریب کر دیا آپ ﷺ نے اپنے پائے مبارک سے زیاد کو سہارا دیا تو زیاد نے اپنا رخسار آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور اسی نرالے حال و انداز عشق کے ساتھ آپ کے پاؤں پر اپنا منہ رکھ کر جان دے دی۔

کسی عاشقِ دردمند نے غالباً ایسی ہی حالت و کیفیت کا تصور کر کے محبوب کے قرب میں جان دینے کی حسب ذیل الفاظ میں انتہائی فصیح و بلیغ اور مبنی بر حقیقتہ نقشہ کشی کر ڈالی ہے کہ۔

کامیابی محبت کی سمجھوں اسے نزع ہو گر مری آپ کے سامنے
موت بہتر ہے اس زندگی سے کہیں، پاس بیٹھے رہو، دم نکلتا رہے

صلی اللّٰه علی سید الاولین والاخرین، سید المجوبین و مراد المشتاقین محمد
وسلم و علیٰ الہ واصحابہٖ المحبین والعاشقین الصادقین۔ بعدد کل ذرۃ الف الف
مرۃ صلاۃ وسلاماً دائمین متواترین لانہایۃ لہما وجعلنا من اتباعہم المخلصینؔ۔
آمین۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دائمی طور پر زندہ جاوید بنا دیا۔ نبی علیہ السلام کے رشتہ میں خالہ زاد
بھائی اور خادم خاص حضرت انس ابن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت انس ابن نضر انصاریؓ کفر و
اسلام کے پہلے اور فیصلہ کن معرکہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوسکے تھے جس کا انہیں بڑا رنج اور بے حد غم
تھا۔ اور اس پر وہ افسوس کرتے تھے اور روتے تھے چنانچہ ایک بار نبی علیہ السلام کی خدمت میں اپنی یہ حالت و
کیفیت بیان کرتے ہوئے بڑے ہی وجد آور اور ایمان افروز انداز میں عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے افسوس ہے
کہ میں مشرکین کے ساتھ اسلام کے پہلے ہی جہاد و قتال میں شریک نہ ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آئندہ کسی
جہاد میں شرکت کی توفیق دی۔ تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں اس کی راہ میں کیسی جدوجہد اور جاں بازی و سرفروشی
دکھاتا ہوں بالاخر وہ وقت آپہنچا اور انس ابن نضر غزوہ احد میں شریک ہوئے اور جب اسلامی لشکر کے عقب
سے خالد ابن ولید کے اچانک اور زبردست حملہ کی تاب نہ لا کر کچھ صحابہ ادھر ادھر بھاگے اور منتشر ہوئے تو یہ
خلاف توقع کیفیت دیکھ کر انس ابن نضر نے ذات الٰہی سے مخاطب ہو کر کہا اے اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں
ان چند مسلمانوں کے میدان سے ذرہ پیچھے ہٹنے کے اس فعل سے معافی چاہتا ہوں اور مشرکین مکہ کے اس بغض
و عناد اور ظلم سے جو انہوں نے قتل و غارت کر کے ظاہر کیا ہے میں بالکل بری اور بیزار ہوں اس کے بعد
حضرت انس تلوار لے کر آگے بڑھے تو سامنے سے حضرت سعد ابن معاذؓ آگئے انہیں دیکھ کر انس نے کہا۔

این یا سعد! انی اجد ریح الجنۃ دون احد۔
(البخاری کتاب المغازی ج نمبر۲، ص۵۷۹)

اے سعد کہاں جا رہے ہو؟ سچی بات یہ ہے کہ میں تو احد کے نیچے جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔

اور صحیح بخاری میں ہی کتاب الجہاد کی روایت میں حضرت انس کی گفتگو کے حسب ذیل الفاظ منقول ہیں۔

یاسعد بن معاذ الجنۃ؟ ورب النضر! انی اجد ریحھا دون احد (البخاری، کتاب
الجہاد، ج نمبر۱، ص۳۹۲ کتاب التفسیر، ج نمبر۲، ص۷۰۵)

اے سعد ابن معاذ! یہ میرے سامنے جنت ہے مجھے اپنے باپ نضر کے پروردگار کی قسم ہے میں یقیناً جنت
کی خوشبو احد کے نیچے پا رہا ہوں۔

اور تیسری روایت میں ہے کہ حضرت انس ابن نضر شمشیر بدست اور:

واھا لریح الجنۃ۔ اجد دون احد

واہ واہ! میں تو جنت کی خوشبو احد کے پاس پا رہا ہوں۔

کہتے ہوئے کفار کی طرف آگے بڑھے اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور جوہر شجاعت دکھاتے ہوئے ان کا زبردست مقابلہ اور نبی علیہ السلام اور لشکر صحابہ کا بھرپور دفاع کیا اور جاں بازی و فداکاری کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی آرزو اور تمنا کے عین مطابق اپنے جسم پر کفار و مشرکین کے تیروں اور تلواروں کے اسی سے زیادہ جان لیوا زخم کھا کر شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ ورزقنا اتباعہ باحسان، آمین! چنانچہ حضرت انس ابن نضرؓ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالی سے کئے ہوئے وعدہ کے ایفاء ایثار وفداء کاری پر رضوان الٰہی کے اظہار کے لئے ان کی شان میں آیت کریمہ نازل ہوئی۔

من المومنین رجال صدقواما عاھدو واللہ علیہ (پ نمبر۲۱، احزاب، ع نمبر۳)

اس غزوہ احد میں ایمان ویقین، مشاہدہ حقائق غیبیہ عشق رسول ﷺ اور آپ کے لئے جذبہ ایثار و مظاہرہ فداء کاری کی روایات میں سے ایک اور خاص واقعہ بھی بصیرت افروزی، عبرۃ آموزی اور ایمان پروری کا بے مثال اور لازوال نمونہ بھی ہے کہ جب میدان احد میں معرکہ ختم ہو گیا اور صحابہ کرام بظاہر شکست خوردہ ہوئے اور کفار و مشرکین مکہ بظاہر فتح یاب ہو کر مکہ کو واپس چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے مختلف افراد کو مجروحین و شہداء صحابہ کی تلاش و تفتیش احوال کے لئے بھیجا تاکہ شہداء کی نماز جنازہ اور تدفین کا انتظام کیا جاسکے تو اس سلسلہ میں حضرت سعد ابن ربیع انصاریؓ کی تلاش و تفتیش کے لئے مشہور جلیل القدر کاتب وحی اور امت میں سب سے بڑے ماہر علم فرائض نوجوان صحابی حضرت زید ابن ثابت انصاریؓ کو حکم دیا کہ سعد کو ڈھونڈو! وہ کہاں ہے؟ اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ:

ان رائیتہ؟ فاقراہ منی السلام وقل لہ یقول لک رسول اللہ۔ کیف تجدک۔؟ (للمستدرک للحاکم وغیرہ الزرقانی۔ ج نمبر۲، ص۲۹)

اگر تم سعد ابن زبیر کو کہیں دیکھ پاؤ؟ تو اسے میرا اسلام کہنا! اور یہ کہنا کہ: رسول اللہ ﷺ یہ دریافت فرما رہے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اس وقت کس حال اور کیفیت میں پا رہے ہو۔"؟

اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جبکہ تمہاری روح پرواز کرنے والی ہے اور تم عالم دنیا اور عالم برزخ و آخرت کے سنگم پر ہو تو میں نے تمہارے سمیت پوری امت، تمام صحابہ کا آخری نبی اور رسول ہونے کی حیثیت سے تم کو خدا کا، عالم بالا کا، قبر اور عالم برزخ کا، عاقبۃ اور عالم آخرت کا، نشر و حشر کا، درجنت اور دوزخ کا، جو تعارف کرایا تھا۔ تو ان تمام حقائق کے تصور و عقیدہ کے لحاظ سے ان کی سچائی اور ان پر ایمان و یقین اور ان کی حقانیت کے آثار و علامات کا مشاہدہ کے نقطہ نظر سے اپنے دل کی صحیح کیفیت بتاؤ کہ اس وقت مقام و منصب اور صدق و حقانیت رسول کو کس درجہ میں محسوس کر رہے ہو؟

یہ روایت حاکم کی ہے اور حافظ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے سعد کی تلاش میں امت کے سب سے بڑے قاری عالم حضرت ابی ابن کعبؓ کو بھیجا تھا اور واقدی کی روایت میں ہے کہ اپنے مشہور نوجوان مدبر و منتظم، ہر حساب و تفتیش حضرت محمد ابن مسلمہ۔ انصاریؓ کو

بھیجا تھا جس کی آسان اور دل لگتی تطبیق یہ ہے کہ ممکن ہے نبی علیہ السلام نے ان تینوں صحابہ کو یکے بعد دیگرے اس کام کے لئے بھیجا ہو؟ اور ممکن ہے کہ بیک وقت ہی ان تینوں صحابہ کو حضرت سعد ابن ربیع کی تلاش و تفتیش حال کا حکم دیا ہو؟ اس لئے مختلف روایات میں ان تینوں بزرگوں کا الگ الگ نام نقل کر دیا گیا ہے بہر حال مذکورہ بالا روایت کے مطابق حضرت زید ابن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں احد کے میدان جنگ میں ڈھونڈتا ہوا ایک جگہ سعد ابن ربیع کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ابھی ان میں زندگی کی کچھ رمق باقی تھی اور ان کے جسم پر تیروں اور تلواروں کے ستر زخم تھے تو میں نے انھیں حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا تو سن کر سعد نے حسب ذیل جواب دیا کہ۔

علی رسول الله السلام۔ وعلیک السلام۔ قل له! یا رسول الله! اجد انی اجد ریح الجنة! وقل لقومی الانصار! لاعذرلکم عندالله۔ ان یخلص الی رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) شفر یطرف۔ وفی روایة وفیکم عین یطرف، قال وفاضت نفسه۔ رحمه الله (الفرقانی ج۲ ص۴۹)

میری طرف سے بھی رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔ اور تم پر بھی سلام ہو۔ رسول اللہ ﷺ کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ اس وقت میں اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا ہوں کہ میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ اور میری قوم انصار کو میری طرف سے یہ کہہ دینا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو تمہاری کسی دیکھتی آنکھ کے سامنے یعنی تمہارے زندہ ہوتے ہوئے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اور تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کر رہی ہو یعنی تم میں سے ایک آدمی بھی زندہ ہو، کوئی تکلیف پہنچ گئی؟ تو یاد رکھو کہ پھر قیامت کے دن اللہ کے سامنے اپنی صفائی میں تمہارا کوئی عذر مسموع و مقبول نہیں ہو سکے گا۔ زید ابن ثابتؓ نے فرمایا کہ سلام و پیام رسول ﷺ کے جواب میں نبی علیہ السلام اور انصار کے نام سلام و پیام کے یہ الفاظ کہنے پر سعد کی روح پرواز کر گئی۔

اور مستدرک کی روایت میں کہ نبی علیہ السلام کے سلام و پیام کے جواب میں حضرت سعد ابن ربیع نے حضرت زید ابن ثابتؓ سے کہا کہ:

اخبر رسول اللهؐ انی فی الاموات۔ واقراه السلام وقل له: یقول۔ جزاک الله عنا وعن جمیع الامة خیراً۔ (المستدرک للحاکم احوال سعد ابن ربیع رضی الله عنه۔ ج نمبر۳، ص۲۰۱۔)

رسول اللہ ﷺ کو خبر دے دینا کہ میں اس وقت مرنے والوں میں شامل ہو رہا ہوں اور آپ کو میرا سلام پہنچانا اور آپ سے عرض کر دینا کہ سعد یہ کہتا تھا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ آپ کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے ہمیں حق کا راستہ دکھایا اور حقیقت کا مشاہدہ کرا دیا۔

اور اس داستان عشق و وفا کے آخری زریں اور یادگار و بے مثال باب کے طور پر علامہ ابن عبدالبر قرطبی کی کتاب میں حضرت اقرأ الامۃ ابی ابن کعبؓ کا بیان منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں سعد ابن ربیع کے ساتھ